حبِ علي و بغضِ علي



علي مع القرآن والقرآن مع علي لن يتفرقا
حتى يردا علي الحوض

أَعـوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْـطانِ الرَّجيم

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

الحمدلله والصلاة والسلام على رسول الله أما بعد.

حبِ علیؑ و بغضِ علیؑ .

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یہ موضوع "حبِ علیؑ و بغضِ علیؑ" کتاب "فرقہ واریت کی اصل وجہ" کا ایک حصہ ہے فرقہ واریت کی اصل وجوہات اور ان کا حل قرآن اور صحیح احدیث مبارکہ سے معلوم کرنے کے لیے ایک مرتبہ ضرور اس کتاب کو پڑھے ان شاء اللہ قرآن و صحیح حدیث سے اصل مثلا معلوم ہوگا۔

مولا علی عَلَيْهِ السَّلَام سے دُشمنی اور محبت میں غلو کرنا ۔

عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فِيكَ مَثَلٌ مِنْ عِيسَى أَبْغَضَتْهُ الْيَهُودُ حَتَّى بَهَتُوا أُمَّهُ وَأَحَبَّتْهُ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزَلُوهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِي لَيْسَتْ لَهُ» . ثُمَّ قَالَ: يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ: مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّظُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَنَآنِي عَلَى أَنْ يَبْهَتَنِي.

ترجمہ : حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’تم میں عیسیٰؑ کی ایک مشابہت ہے، یہودی ان سے دشمنی رکھتے ہیں، حتیٰ کہ وہ ان کی والدہ (مطہرہ) پر تہمت لگاتے ہیں جبکہ نصاریٰ ان سے محبت کرتے ہیں، حتیٰ کہ انہوں نے انہیں ایسے مقام پر فائز کر دیا جس کے وہ حق دار نہیں ۔‘‘ پھر علیؓ نے فرمایا: دو قسم کے لوگ میرے (حق کے) متعلق ہلاک ہو جائیں گے، افراط سے کام لینے والا محبّ وہ میرے متعلق ایسا افراط کرے گا جو مجھ میں نہیں ہے، اور دشمنی رکھنے والا کہ میری دشمنی اسے اس پر آمادہ کرے گی کہ وہ مجھ پر بہتان لگائے گا۔

مسند احمد ، المستدرك حاکم، مشکوۃ المصابیح حدیث نمبر 6102۔ یہ حدیث ضعیف ہے اِس میں الحاکم بن عبدالملک ضعیف ہے لیکن ایک صحیح موقوفً روایت حضرت علی عَلَيْہِ السَّلَام سے ہیں جو امام احمد بن حنبل نے اپنی کتاب فاضلِ صحابہ میں روایت کی ہے : "یہلك في رجلان مفرط غل و مبغض قال "

ترجمہ : (سیدنا علی عَلَيْہِ السَّلَام فرمارہے تھے) : "میرے بارے میں دو طرح کے لوگ ہلاک ہوجائے گے : ایک میری محبت میں غلو کرکے اور ایک مُجھ سے دُشمنی میں غلو کرکے ۔"

فاضلِ صحابہ حدیث نمبر 964, السنة عبدالله بن احمد، اور اہل تشیعہ کی کتاب نہجُ البلاغہ میں حکمت نمبر 469.

حضرت علی عَلَيْہِ السَّلَام نے اِس حدیث کو نبی کریم ﷺ سے موقوفً روایت کیا ہے کیونکہ یہ مستقبل کی غیبی خبروں میں سے ہے اور یہ صرف نبی کریم ﷺ کے بتانے پر ہی معلوم ہوئی ہے ۔

اِس حدیث سے معلوم ہواکہ دو طرح کے لوگ ہلاک ہوگئے ایک وہ جو حضرت علی عَلَيْہِ السَّلَام سے محبت میں غلو کرکے اور ایک دُشمنی میں غلو کرکے ۔

مُحبت میں غلو کرنے والے لوگ شیعہ جو حضرت علیؑ کے بارے میں ایسی باتے کرتے ہیں جو اُن میں تھی ہی نہیں اور نا کبھی اُنھونے اُن باتوں کا دعویٰ کیا حضرت علیؑ کی طرف بے سند جھوٹی باتے بیان کرتے ہیں اور حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ کی گستاخی کرتے ہیں جب کہ حضرت علیؑ کا خط نہج البلاغہ میں ہے : إِنَّهُ بَايَعَنِي الْقَوْمُ الَّذِينَ بَايَعُوا أَبَا بَكْر وَعُمَرَ وَعُثْمانَ عَلَى مَا بَايَعُوهُمْ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَكُنْ لِلشَّاهِدِ أَنْ يَخْتَارَ، وَلاَ لِلغَائِبِ أَنْ يَرُدَّ، وَإِنَّمَا الشُّورَى لِلْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ، فَإِنِ اجْتَمَعُوا عَلَى رَجُل وَسَمَّوْهُ إِمَاماً كَانَ ذلِكَ للهِ رِضىً، فَإِنْ خَرَجَ عَنْ أَمْرِهِمْ خَارِجٌ بِطَعْن أَوْبِدْعَة رَدُّوهُ إِلَى مَاخَرَجَ منه، فَإِنْ أَبَى قَاتَلُوهُ عَلَى اتِّبَاعِهِ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ، وَوَلاَّهُ اللهُ مَا تَوَلَّى.

ترجمہ : جن لوگوں نے ابو بکرؓ، عمرؓاور عثمانؓ کی بیعت کی تھی، انہوں نے میرے ہاتھ پر اسی اصول کے مطابق بیعت کی جس اصول پر وہ ان کی بیعت کر چکے تھے، اور اس کی بنا پر جو حاضر ہے اسے پھر نظر ثانی کا حق نہیں اور جو بروقت موجود نہ ہو، اسے ردّ کرنے کا اختیار نہیں، اور شوریٰ کا حق صرف مہاجرین و انصار کو ہے۔ وہ اگر کسی پر ایکا کر لیں اور اسے خلیفہ سمجھ لیں تو اسی میں اللہ کی رضا و خوشنودی سمجھی جائے گی۔ اب جو کوئی اس کی شخصیت پر اعتراض یا نیا نظریہ اختیار کرتا ہوا الگ ہو جائے تو اسے وہ سب اسی طرف واپس لائیں گے جدھر سے وہ منحرف ہوا ہے۔ اور اگر انکار کرے تو اس سے لڑیں، کیونکہ وہ مومنوں کے طریقے سے ہٹ کر دوسری راہ پر ہو لیا ہے۔ اور جدھر وہ پھر گیا ہے اللہ تعالیٰ بھی اسے ادھر ہی پھیر دے گا۔

نہج البلاغہ مکتوب نمبر 6.

اِس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ کا احترام ہر مومن پر واجب ہے اور جو کوئی بھی اِن حضرات پر اعتراض کرے اور اِن کی گستاخی کرے یہ مومنوں کی راہ سے ہٹ کر دوسری راہ پر ہے یعنی گمراہی پر ہے ۔

اور نبیﷺ کا یہ فرمان کہ مرے بعد خلافت علی منہاج النبوۃ (نبوت کی خلافت) تیس سال رہے گی جِس میں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ خلیفہ تھے : حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُونَ سَنَةً، ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ أَوْ مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ ، قَالَ سَعِيدٌ: قَالَ لِي سَفِينَةُ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ أَبَا بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَعُمَرُ عَشْرًا،وَعُثْمَانُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ وَعَلِيٌّ كَذَا، قَالَ سَعِيدٌ: قُلْتُ لِسَفِينَةَ: إِنَّ هَؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام لَمْ يَكُنْ بِخَلِيفَةٍ، قَالَ: كَذَبَتْ أَسْتَاهُ بَنِي الزَّرْقَاءِ، يَعْنِي بَنِي مَرْوَانَ.

ترجمہ : سفینہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خلافت علی منہاج النبوۃ (نبوت کی خلافت) تیس سال رہے گی، پھر اللہ تعالیٰ سلطنت یا اپنی سلطنت جسے چاہے گا دے گا سعید کہتے ہیں: سفینہ نے مجھ

سے کہا: اب تم شمار کر لو: ابوبکرؓ دو سال، عمرؓ دس سال، عثمانؓ بارہ سال، اور علیؑ اتنے سال۔ سعید کہتے ہیں: میں نے سفینہؓ سے کہا: یہ لوگ (مروانی) کہتے ہیں کہ علی عَلَیۡہِ السَّلَام خلیفہ نہیں تھے، انھوں نے کہا: بنی زرقاء یعنی بنی مروان کے پوشت سے نکلا ہوا جھوٹ ہیں۔

سنن ابو داؤد 4646 (صحیح)

تو معلوم ہوا کہ مولا علی عَلَیۡہِ السَّلَام سے پہلے جو خلیفہ تھے وہ بھی برحق اور اُن کی خلافت نبوّت کی طرز پر تھی یعنی خلافت علی منہاج النبوۃ تھی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

حضرت علیؑ سے مُحبت میں غلو کرنے والے لوگ علیؑ کی طرف ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں جس کا دعویٰ علیؑ نے کبھی نہیں کیا مثلاً وہ لوگ حضرت علیؑ کو مدد کے لیے پوکرتے ہے جب کہ قرآن میں اللہ نے فرما دیا: اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ﴿۴﴾

ترجمہ: ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں (اور کرتے رہے گے) ہم صرف تُجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں (اور مانگتے رہے گے)۔

الفاتحة سورة نمبر 1 آيات نمبر 4.

اور اللہ ﷻ نے قرآن مجید کے بارے میں فرمایا: اَفَلَا یَتَدَبَّرُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ ؕ وَ لَوۡ کَانَ مِنۡ عِنۡدِ غَیۡرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوۡا فِیۡہِ اخۡتِلَافًا کَثِیۡرًا ﴿۸۲﴾

ترجمہ: کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے؟ اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت کچھ اختلاف بیانی پائی جاتی۔

سورة النساء آيت 82.

یعنی ایک آیات میں کچُھ اور دوسری آیت میں کچُھ قرآن ہر عیب سے پاک ہے۔

اور نبیﷺ کا فرمان : علي مع القرآن والقرآن مع علي لن يتفرقا حتى يردا علي الحوض

ترجمہ : علیؑ ساتھ ہے قرآن کے اور قرآن ساتھ ہے علیؑ کے یہ کبھی جدُا نا ہوگئے حتیٰ کے حوض کوثر پر آجائے۔

المستدرك على الصحيحين حديث نمبر 4685/4628 ، أمالي الطوسي ج 2 ص 92, أخرجه الطبراني في ((المعجم الأوسط)) (4880)، مطولاً، والديلمي في ((الفردوس)) (4678) واللفظ له۔

اِس سے معلوم ہواکہ علیؑ قرآن کے وہ داعی ہے جِس کے بارے میں نبیﷺ نے فرمایاکہ وہ قرآن کے ساتھ ہے یعنی وہ قرآن کے مطابق ہے کیا یہ ہوسکتاہے کہ قرآن مجید میں اللہ ﷻ حکم کرے کے مجُھ سے مانگو اور علیؑ کا عقیدہ کچُھ اور ہو ؟

یاد رہے کہ علیؑ سے محبت ایمان کا حصہ ہے کیوں کہ نبی کریم ﷺ کی حدیثِ مبارکہ جو امام مسلم نے اپنی کتاب صحیح مسلم میں کتاب الایمان میں درج کی: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَاللَّفْظُ لَهُ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرٍّ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ إِلَيَّ: «أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ»

ترجمہ : حضرت علیؑ نے کہا : اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو تخلیق کیا ! نبی امی ﷺ نے مجھے بتا دیا تھاکہ " میرے ساتھ مومن کے سوا کوئی محبت نہیں کرے گا اور منافق کے سوا کوئی بغض نہیں رکھے گا۔" صحيح مسلم حديث نمبر 240.

معلوم ہوا کہ علیؑ سے مُحبت صرف مومن کرے گے اور دُشمنی صرف منافق رکھے گے اور گزشتہ حدیث جو حضرت علیؑ سے موقُفؑ روایت ہے کہ میرے بارے میں دو طرح کے لوگ ہلاک ہوگئے ایک میری مُحبت میں غلو کر کے اور ایک مُجھ سے دُشمنی میں غلو کر کے محبت میں غلو کرنے والوں کے بارے میں تو ہم نے معلوم کرلیا اب بات کرتے ہیں مولا علیؑ کے دشمنوں کے بارے میں علیؑ کے دوشمن ہر دور میں الگ الگ طریقوں سے مولا علیؑ کے درجے کو کم کرنے کی ناکام کوشش کرتے رہتے ہیں کبھی کھول کر تو کبھی چھُپ کر اور جِس طرح علیؑ سے محبت میں غلو کرنے والے اہلِ تشیعہ کے فرقوں میں موجود ہے ٹھیک اُس ہی طرح اہلِ سنت کے فرقوں میں علیؑ کے دوشمن موجود ہے علیؑ کی دُشمنی میں یہ لوگ اپنی آخرت تو خراب کرتے ہے ہی اور ساتھ میں لوگوں کی کم علمی کا فائدہ اٹھا کر لوگوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں یہ حضرت معاویہؓ کو حضرت مولا علیؑ کے برابر بتاتے ہے جب کہ حضرت مولا علیؑ

سب سے پہلے مسلمان : حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، يَقُولُ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ، قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، فَأَنْكَرَهُ فَقَالَ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ . قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو حَمْزَةَ اسْمُهُ: طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ

زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ جس نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا وہ علیؑ ہیں۔ عمرو بن مرہ کہتے ہیں: میں نے اسے ابراہیم نخعی سے ذکر کیا تو انھوں نے اس کا انکار کیا اور کہا: سب سے پہلے جس نے اسلام قبول کیا وہ ابوبکر صدیقؓ ہیں۔

جامع ترمزی حدیث نمبر 3735.المستدرك على الصحيحين ....

بَنُوْ أُمَيَّةَ نے حضرت مولا علیؑ کے خلاف اِس طرح کی سازش کی کہ بعد کے لوگ جیسے ابراہیم نخعی (تابعی صغیر) دھوکا کھا گئے ابراہیم نخعی نے اِس کا انکار کیا اور حضرت زید بن ارقمؓ کی مخالفت کی اور کہا کہ جِس نے پہلے اسلام قبول کیا وہ حضرت ابوبکرؓ ہیں جب کہ ابراہیم نخعی صحابی نہیں "تابعی" ہے اور جو صحابی ہے زید بن ارقمؓ وہ فرماتے ہیں کہ مولا علیؑ وہ پہلے شخص ہے جس نے اسلام قبول کیا ۔

بیشک حضرت معاویہؓ صحابی تھے لیکن مولا علیؑ کے برابر کے نہیں اور جو لوگ حضرت معاویہؓ اور حضرت علیؑ کے اختلاف میں دونوں کو حق پر سمجھتے ہے وہ یہ بات یاد رکھے کہ نبیﷺ نے فرمایا تھا کہ علیؑ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؑ کے ۔

اور نبیﷺ کی اور ایک حدیث: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ وَلِابْنِهِ عَلِيٍّ : انْطَلِقَا إِلَى أَبِي سَعِيدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيثِهِ ، فَانْطَلَقْنَا فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ يُصْلِحُهُ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَاحْتَبَى ، ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا حَتَّى أَتَى ذِكْرُ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ : كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً ، وَعَمَّارٌ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فرآه النَّبِيُّ ﷺ فَيَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ ، وَيَقُولُ : وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ ، يَدْعُوهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ، قَالَ : يَقُولُ عَمَّارٌ : أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ .

ترجمہ :..ابو سعید خدریؓ کی خدمت میں جاؤ اور ان کی احادیث سنو۔ ہم گئے۔ دیکھا کہ ابوسعیدؓ اپنے باغ کو درست کر رہے تھے۔ ہم کو دیکھ کر آپ نے اپنی چادر سنبھالی اور گوٹ مار کر بیٹھ گئے۔ پھر ہم سے حدیث بیان کرنے لگے۔ جب مسجد نبوی کے بنانے کا ذکر آیا تو آپ نے بتایا کہ ہم تو (مسجد کے بنانے میں حصہ لیتے وقت) ایک ایک اینٹ اٹھاتے۔ لیکن عمار دو دو اینٹیں اٹھا رہے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں دیکھا تو ان کے بدن سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا، افسوس! عمار کو ایک باغی جماعت

قتل کرے گی۔ جسے عمار جنت کی دعوت دیں گے اور وہ جماعت عمار کو جہنم کی دعوت دے رہی ہو گی۔ ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ عمارؓ کہتے تھے کہ میں فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

صحیح بُخاری حدیث نمبر 447 , 2812 ۔

اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت عمار بن یاسرؓ حق پر ہو گئے اور حضرت عمارؓ کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔

حضرت عمارؓ جنگِ صفین میں حضرت معاویہؓ کی جماعت کے ہاتھوں قتل ہوئے تھے۔

حضرت عمارؓ کی آخری جنگ : عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: قَالَ عَمَّارٌ يَوْمَ صِفِّينَ: ائْتُونِي بِشَرْبَةِ لَبَنٍ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((آخِرُ شَرْبَةٍ تَشْرَبُهَا مِنَ الدُّنْيَا شَرْبَةُ لَبَنٍ۔)) فَأُتِيَ بِشَرْبَةِ لَبَنٍ فَشَرِبَهَا، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقُتِلَ۔

ترجمہ : ابو بختری سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: صفین کے روز سیدنا عمارؓ نے کہا: میرے پاس پینے کے لیے دودھ لاؤ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم دنیا کا جو مشروب آخر میں پیو گے، وہ دودھ ہو گا۔ پس ان کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا، انہوں نے وہ پی لیا، اس کے بعد وہ میدان کی طرف بڑھ گئے اور شہید ہوئے۔

مسند احمد حدیثِ نمبر 19086(صحیح)

حضرت عمارؓ کے قتل ہونے کے بعد صحابہؓ کا عمل :

❁عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: مَا زَالَ جَدِّي (يَعْنِيْ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍؓ) كَافًّا سِلَاحَهُ يَوْمَ الْجَمَلِ حَتّٰى قُتِلَ عَمَّارٌ بِصِفِّينَ، فَسَلَّ سَيْفَهُ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔))

ترجمہ : محمد بن عمارہ کہتے ہیں: میرا دادا سیدنا خزیمہ بن ثابتؓ نے جنگ جمل کے دن اپنا اسلحہ روکے رکھا، یہاں تک کہ جب صفین میں سیدنا عمارؓ شہید ہو گئے، تو انہوں نے اپنی تلوار نکالی اور شہید ہونے

تک لڑتے رہے، انھوں نے وجہ یہ بیان کی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک باغی گروہ عمار کو قتل کرے گا۔

مسند احمد حدیث نمبر 22217,(صحیح)

۞عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ دَخَلَ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ عَلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ: قُتِلَ عَمَّارٌ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔)) فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَزِعًا يُرَجِّعُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: مَا شَأْنُكَ ؟ قَالَ: قُتِلَ عَمَّارٌ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: قَدْ قُتِلَ عَمَّارٌ فَمَاذَا ؟ قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔)) فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: دُحِضْتَ فِي بَوْلِكَ أَوَ نَحْنُ قَتَلْنَاهُ؟ إِنَّمَا قَتَلَهُ عَلِيٌّ وَأَصْحَابُهُ، جَاءُوا بِهِ حَتَّى أَلْقَوْهُ بَيْنَ رِمَاحِنَا أَوْ قَالَ بَيْنَ سُيُوفِنَا۔

ترجمہ: محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جب سیدنا عمار بن یاسرؓ شہید ہوئے تو عمرو بن حزمؓ، عمرو بن عاصؓ کے پاس گئے اور انہیں بتلایا کہ سیدنا عمارؓ شہید ہو گئے ہیں، جبکہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایک باغی گروہ عمار کو قتل کرے گا۔ یہ سن کر عمرو بن عاصؓ گھبرا گئے اور اِنَّا للهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھتے ہوئے معاویہؓ کے پاس پہنچ گئے، معاویہؓ نے ان کی حالت دیکھ کر پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ انھوں نے بتلایا کہ سیدنا عمارؓ شہید ہو گئے ہیں، معاویہؓ نے کہا: عمار قتل ہو گئے تو پھر کیا ہوا؟ عمروؓ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ ایک باغی گروہ عمار کو قتل کرے گا۔ یہ سن کر معاویہؓ نے ان سے کہا: تم اپنے پیشاب میں پھسلو، کیا ہم نے اس کو قتل کیا ہے؟ اسے تو علیؑ اور ان کے ساتھیوں نے مروایا ہے، وہ لوگ انہیں لے آئے اور لا کر ہمارے نیزوں یا تلواروں کے درمیان لا کھڑا کیا۔

مسند احمد 17931(صحیح)

❁عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: إِنِّي لَأَسِيرُ مَعَ مُعَاوِيَةَ فِي مُنْصَرَفِهِ مِنْ صِفِّينَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: يَا أَبَتِ! مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِعَمَّارٍ: ((وَيْحَكَيَا ابْنَ سُمَيَّةَ، تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ؟)) قَالَ: فَقَالَ عَمْرٌو لِمُعَاوِيَةَ: أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ هٰذَا؟ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَا تَزَالُ تَأْتِينَا بِهَنَةٍ، أَنَحْنُ قَتَلْنَاهُ إِنَّمَا قَتَلَهُ الَّذِينَ جَاءُوا بِهِ۔

ترجمہ: عبداللہ بن حارث کہتے ہیں: جنگ صفین سے واپسی پر میں معاویہؓ اور عمرو بن العاصؓ کے درمیان چلا آرہا تھا، سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے کہا: ابا جان! کیا آپ نے سنا نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمارؓ سے فرمایا تھا کہ اے ابن سمیہ! افسوس ایک باغی گروہ تجھے قتل کرے گا۔ عمروؓ نے معاویہؓ سے کہا: آپ سن رہے ہیں کہ یہ کیا کہہ رہا ہے؟ معاویہؓ نے کہا: آپ ہمیشہ باعث تکلیف بات ہی کرتے ہیں؟ کیا ہم نے اس کو قتل کیا ہے؟ اسے تو ان لوگوں نے قتل کیا ہے، جو اسے میدان کارزار میں لے کر آئے ہیں۔

مسند احمد 6499 (صحیح)

❁عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ خُوَيْلِدٍ الْعَنْبَرِيِّ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي رَأْسِ عَمَّارٍ، يَقُولُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: أَنَا قَتَلْتُهُ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: لِيَطِبْ بِهِ أَحَدُكُمَا نَفْسًا لِصَاحِبِهِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔)) قَالَ مُعَاوِيَةُ: فَمَا بَالُكَ مَعَنَا؟ قَالَ: إِنَّ أَبِي شَكَانِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَطِعْ أَبَاكَ مَا دَامَ حَيًّا وَلَا تَعْصِهِ۔)) فَأَنَا مَعَكُمْ وَلَسْتُ أُقَاتِلُ۔

ترجمہ: حنظلہ بن خویلد عنبری سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں معاویہؓ کے پاس موجود تھا کہ ان کے ہاں دو آدمی آئے، وہ دونوں عمارؓ کے سر کے بارے میں جھگڑ رہے تھے، ان میں سے ہر ایک کہتا تھا کہ اس نے قتل کیا ہے، سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے کہا: بہتر ہے کہ تم میں سے ایک یہ بات اپنے ساتھی کے بارے میں بخوشی تسلیم کر لے، (یہ کوئی باعث ناز بات تو نہیں ہے)، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ: ایک باغی گروہ عمارؓ کو قتل کرے گا۔ معاویہؓ نے کہا: اگر یہ بات ہے تو تم ہمارے ساتھ کیوں ملے ہوئے ہو؟ انھوں نے کہا: میرے والد نے رسول اللہ ﷺ کے پاس

جاکر میری شکایت کر دی تھی تو آپ ﷺ نے مجھے یہ حکم دیا تھا کہ تمہارا والد جب تک زندہ ہے، ان کی بات ماننا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا۔ اس لیے میں تمہارے ساتھ تو ہوں مگر لڑائی میں شامل نہیں ہوتا۔

مسند احمد 6538 (صحیح)

اِس سے معلوم ہوا کہ حضرت عمارؓ جِس گروہ کے ساتھ تھے وہ گروہ حق پر تھا اور حضرت عمارؓ مولا علیؑ کے ساتھ تھے اور عمارؓ کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا وہ گروہ حضرت معاویہؓ کا گروہ تھا جس نے حضرت عمارؓ کو قتل کیا اور حضرت معاویہؓ ضد پر اڑے رہے اور حضرت عمارؓ کے قتل کا الزام مولا علیؑ پر لگا دیا (اسے تو علیؑ اور ان کے ساتھیوں نے مروایا ہے، وہ لوگ انہیں لے آئے اور لا کر ہمارے نیزوں یا تلواروں کے درمیان لا کھڑا کیا۔ مسند احمد 17931) تو اِس پر مولا علیؑ نے جواب دیا: "اگر میں نے اِن کو قتل کیا ہے، تو پھر اپنے چچا حضرت حمزہؓ کو آنحضرت ﷺ نے قتل کیا ہے، جنہوں نے اِن کو کفار کے مقابلہ میں بھیجا تھا!"۔ مختصر سیرت الرسول ﷺ ص-787.

حضرت مولا علیؑ کے سارے قتال (جَمل / صِفین / نَہروَان) پر علیؑ حق پر تھے : اخبرنا اسحاق بن و محمد قدامة ،و اللفظ له، عن جرير، عناالاعمشِ،عن اسماعيل بن رجاء، عن أبيه ، عن أبي سعيد الخدري قال : كُنَّا جُلُوسًا نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَخَرَجَ إِلَيْنَا قَدِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ، فَرَمَى بِهَا إِلَى عَلِيٍّ (فَتَخَلَّفَ عَلَيْهَا عَلِيٌّ يَخْصِفُهَا فَمَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَضَيْنَا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ يَنْتَظِرُهُ وَقُمْنَا مَعَهُ) فَقَلَ : " إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى تَنْزِيلِهِ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ : أَنَا ؟ قَالَ : "لا" قَالَ عُمَرُ : أَنَا قَالَ : " لا ، وَلَكِنْ صَاحِبَ النَّعْلِ " (فَجِئْنَا نُبَشِّرُهُ قَالَ: وَكَأَنَّهُ قَدْ سَمِعَهُ)

ترجمہ : حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم بیٹھے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے، اسی اثنا میں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ ﷺ کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا تو سیدنا علیؑ کو گھٹنے دیا (اور علیؑ پیچھے رہ گئے۔ رسول اللہ ﷺ آگے چل پڑے ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ چلنے لگے پھر آپ ﷺ کھڑے ہو کر علیؑ کا انتظار کرنے لگے تو

ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔) تم میں ایک شخص ایسا ہے جو قرآن کی تاویل (تفسیر) کے تحفظ کے لئے قتال کرے گا جس طرح میں نے اس کے نزول پر قتال کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا وہ میں ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں" پھر حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا وہ میں ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں" بلکہ وہ "صَاحِبَ النَّعْلِ" (جوتوں کو گانٹنے والا) ہے (ہم علیؑ کو خوشخبری دینے گئے لیکن ایسا لگتا تھا کہ انہوں نے پہلے ہی سن لیا ہے۔)

سنن نسائی الکبری حدیث نمبر 8541, مسند احمد 11348/11795, ابن حبان 6937, السلسلة الصحة 2487علی شرط مسلم ، الحکم ،مجمع الزوائد, مصنف ابن ابی شیبة ....

جَمَل: سنہ ۳۵ ہجری حضرت عثمان بن عفانؓ کو بلوائیوں نے مظلوم شہید کیا اور اس واقع کے بعد لوگ حضرت علیؑ کے پاس گئے لیکن حضرت علیؑ نے خلافت سے انکار کیا، لوگوں نے کہا اگر آپ خلافت کا عہدہ قبول نہیں کرتے تو فتنے کا دروازہ کھول جائے گا۔ مجبوراً حضرت علیؑ نے لگلے دن کا وعدہ کیا، پھر لگلے دین لوگوں نے حضرت علیؑ کے ہاتھ پر بیعت کی، پھر یومِ جمہ زی الحجہ ۳۵ ہجری کو حضرت علیؑ نے مسجد میں خطبہ دیا پھیر اور لوگوں نے بھی بیعت کی، پھر جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ خطبہ دے کر اپنے مکان پر واپس آئے تو حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ آئے اور کہا چونکہ ہم نے بیعت اِس شرط پر کی ہے کہ حدودِ قصاص قائم کرو گے لہذا تم اس شخص یعنی حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کا قصاص لو حضرت علیؑ نے جواب دیا: جب تک کہ لوگ رہ راست پر نہ آلیں اور کل امور منظم نہ ہوجائیں اِس وقت تک میں تمہاری رائے پر عمل نہیں کر سکتا مجھ میں ایسی قدرت نہیں ہے حالانکہ مجھ کو خود عثمانؓ کے حقوق اور قصاص کی فکر ہے۔ یہ سن کر حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ چلے گئے, حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر جنگل میں آگ جیسے پھیل گئی تھی ملک شام میں حضرت معاویہؓ نے حضرت عثمانؓ کا خون آلود کپڑا ٹانگ دیا لوگ پھوٹ پھوٹ کر روئے اور قتلِ عثمانؓ کا بدلہ لینے کا پختہ عہد کیا۔ اور حضرت معاویہؓ نے اہلِ شام سمیت مولا علیؑ کرم اللہ وجہہ الکریم کی بیعت نہیں کی اور مولا علیؑ کی مخالفت پر اترآئے اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ مولا علی علیہ السّلام پر حضرت عثمان کے قتل کا اِلزام بھی لگادیا، مگر اللہ ﷻ نے حضرت علیؑ کو اس سے بچالیا، حضرت علیؑ نے قتلِ عثمانؓ سے برات کا اظہار کیا، اور جب ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ مکہ مکرمہ سے عمرہ کرنے کے بعد واپس آرہی تھی تو آپ کو خبر معلوم ہووی کہ حضرت عثمانؓ کو مظلوم شہید کیا گیا یہ سن کر حضرت عائشہؓ مکہ میں واپس آگئی اور حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ بھی مکہ چلے آئے اور بنو امیہ سے آملے، ان سب نے

ایک فوج جمع کرلی اور بصرہ کی طرف جانے کا ارادہ کرلیا، سنہ ۳۶ ہجری کی شروعات میں حضرت علیؑ نے خلافت کی باگ ڈور سنبھالی اور شہروں پر نائب مقرر کیے، آپ نے یمن پر حضرت عبداللہ بن عباسؓ، بصرہ پر حضرت عثمان بن حنیفؓ، کوفہ پر حضرت عمارۃ بن شہاب، مصر پر حضرت قیس بن سعد بن عبادہ، شام پر حضرت معاویہ کو معزول کر کے حضرت سہل بن حنیفؓ کو نائب مقرر کیا، حضرت سہل چلتے چلتے تبوک پہنچے تو حضرت معاویہ کے سوار آپ کو ملے اور پوچھنے لگے آپ کون ہیں؟ آپ نے جواب دیا "امیر ہوں "اُنھوں نے کہا کس چیز کے امیر ہو آپ نے کہا شام کا امیر ہو اُنھوں نے کہا اگر آپ کو حضرت عثمان نے بھیجا ہے تو خوش آمدید ہو اور اگر کسی اور نے بھیجا ہے تو واپس چلے جائیے، آپ نے کہا، کیا جو کچھ ہوا ہے آپ نے نہیں سنا، اُنھوں نے کہا بے شک۔ پس آپ واپس حضرت علیؑ کے پاس آگئے، اور مصر میں حضرت قیس بن سعد کے بارے میں کچھ نے اختلاف کیا اور جمہور نے آپ کی بیعت کرلی اور ایک گروہ نے کہا ہم جب تک قتیلِ عثمانؓ کا بدلہ نہ لے تب تک ہم بیعت نہیں کرے گے اور یہی حال اہلِ بصرہ کا تھا اور حضرت عمارۃ بن شہاب جن کو کوفہ کا امیر بنا کر بھیجا گیا تھا انہیں راستے میں طلحہ بن خویلد نے کہا: بہتر یہ ہوگا کہ تم واپس چلے جاؤ کیونکہ اہلِ کوفہ اپنے امیر ابو موسیٰ الاشعری کو تبدیل نہیں کرنا چاہتے اور اگر تم میرا کہنا نہ مانوں گے تو میں ابھی تمہاری گردن اُڑادوں گا۔ یہ سن کر حضرت عمارۃ بن شہاب واپس حضرت علی کے پاس آگئے اور ابو موسیٰ الاشعریؓ نے حضرت علیؑ کو خط لکھ کے کوفہ کے لوگوں نے میرے ہاتھ میں آپ کی بیعت کرلی ہیں، اہلِ شام کو خبر معلوم ہونے پر حالات اور خراب ہوگئے، حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضرت معاویہؓ کو بہت سے خطوط لکھے مگر حضرت معاویہؓ نے جواب نہ دیا اور ایسا ہوتا رہا پھیر حضرت معاویہؓ نے ایک شخص کے ہاتھوں ایک طومار بھیجا جیسے وہ لے کر حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ الکریم کے پاس آیا تو آپ نے پوچھا کہ تیرے پیچھے کیا ہے؟ جب اُس خط (طومار) کو کھولا گیا تو اس میں عنوانِ خط کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے کہا یہ کیا معاملہ ہے؟ اُس قاصد نے کہا: میں شام میں ایسے لوگوں کو چھوڑ کر آیا ہو جو آپ سے کسی بھی حال میں راضی نہ ہو گے میں نے ساٹھ ہزار شیوخ کو عثمانؓ کی خون آلود قمیض پر روتے ہوئے دیکھا ہے، یہ قمیص لوگوں میں جوش پیدا کرنے کی غرض سے جمع دمشق کے منبر پر لگائی گئی ہے "امیر المؤمنین علی ابنِ ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم نے کہا: کیا وہ لوگ مجھ سے عثمانؓ کے خون کا بدلہ طلب کرتے ہیں؟ آئے اللہ میں خون عثمانؓ سے بری ہوں قاتلین عثمانؓ سے اللہ سمجھے "پھر حضرت معاویہؓ کا قاصد چلا گیا۔ اہلِ شام پوری طرح سے حضرت علیؑ کی بغاوت پر آ اُترے تھے اللہ ﷻ نے قرآن مجید میں فرمایا: وَ اِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ

بَغَتۡ اِحۡدٰىهُمَا عَلَى الۡاُخۡرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِىۡ تَبۡغِىۡ حَتّٰى تَفِىۡٓءَ اِلٰٓى اَمۡرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنۡ فَآءَتۡ فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَهُمَا بِالۡعَدۡلِ وَ اَقۡسِطُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ ﴿۹﴾

ترجمہ : اور اگر اہل ایمان میں سے دو گروہ آپس میں لڑ جائیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر وہ پلٹ آئے تو ان کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف کرو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ۔ سورۃ الحجرات آیت 9. حضرت علیؑ نے اس آیت کے تحت اہلِ شام سے جنگ کرنے کا فیصلہ کیا اور اپنے نائب کردہ امیروں کو اس کی تیاری کا حکم دیا ۔ وہاں حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ اور ام المؤمنین حضرت عائشہؓ پوری فوج کے ساتھ بصرہ کی طرف روانہ تھے ، جب حضرت عائشہؓ بنی عامر کے علاقہ میں پہنچیں تو ان پر کتے بھونکنے لگے ۔ آپؓ نے پوچھا : یہ کونسا علاقہ ہے ؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ '' حوأب '' ہے ۔ آپ نے کہا : میں واپس لوٹنا چاہتی ہوں کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا تھا : تم میں سے کون ہے جس پر حواب کے کتے بھونکیں گے ؟ حضرت زبیرؓ نے ان سے کہا : آپ واپس جاتی ہیں ؟ ممکن ہے اللہ عزوجل آپ کی وجہ سے لوگوں کے درمیان صلح کروا دے ۔ پھر جب بصرہ کے قریب آئے تو حضرت عثمان بن حنیفؓ جو بصرہ میں حضرت علیؑ کی طرف سے مقرر کردہ امیر تھے لیکن ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ کو دیکھ کر اہلِ بصرہ میں سے بہت سے لوگ حضرت عائشہؓ کی فوج میں شامل ہو گئے اور حضرت عثمان بن حنیفؓ کی مخالفت کی اور حضرت عثمان بن حنیفؓ کمزور پڑ گئے ، حضرت عائشہؓ کی فوج نے بصرہ میں قبضہ جما لیے اور حضرت عثمان بن حنیفؓ کو گرفتار کیا گیا لوگوں نے حضرت عثمان بن حنیفؓ کے چہرے کے تمام بل نوچ لیے تھے حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ نے ام المؤمنین کو اس کے بارے میں بتایا تو آپ نے چھوڑنے کا حکم دیا ، بعض کہتے ہیں کہ شہر بدر کرنے کا حکم دیا ، بعد میں حضرت عثمان بن حنیفؓ کو قید کر دیا گیا ، جب حضرت علی کرم االلہ وجہہ الکریم کو اس کے بارے میں معلوم ہوا کہ اِن لوگوں نے بصرہ میں قبضہ کر لیا ہے تو آپ بصرہ کی طرف روانہ ہو گئے اور بصرہ کے قریب ہوئے تو حضرت عمار بن یاسرؓ اور حسن بن علیؑ کو کوفہ روانہ کر دیا کہ وہ وہاں سے فوج تیار کرے ، جب کوفہ کی مسجد میں گئے تو حسن بن علیؑ منبر کے اوپر سب سے اونچی جگہ تھے اور عمار بن یاسرؓ ان سے نیچے تھے ۔ راوی فرماتے ہیں : ہم ان کے پاس جمع ہو گئے اور میں نے عمارؓ کو یہ کہتے سنا کہ عائشہؓ بصرہ گئی ہیں اور خدا کی قسم وہ دنیا و آخرت میں تمہارے نبی ﷺ کی پاک بیوی ہیں لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہیں آزمایا ہے تاکہ جان لے کہ تم اس اللہ کی اطاعت کرتے ہو یا حضرت عائشہؓ کی ۔ اہلِ کوفہ نے حضرت علیؑ کا ساتھ دیا ، اور جب حضرت عثمان بن حنیفؓ قید سے نکلنے کے بعد حضرت علیؑ کے پاس آ کر ملے اور اپنا چہرہ بتایا اور کہا : آئے امیرالمومنینؑ آپ نے مجھے

داڑھی کے ساتھ بھیجا تھا اب میں بے داڑھی کے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم کو اس کا اجر ملے گا، اور آپ نے شیخینؓ کا بھی ذکر کیا اور پھر اس میں حضرت عثمانؓ کی خلافت کا بھی ذکر کیا اور پھر حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ کے بارے میں بتایا کی کس طرح اُن لوگوں نے آپ کی بیعت کرنے کے بعد بھی یہ سب کیا، پھیر جب حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ نے قبضہ کرنے کے بعد حضرت عثمانؓ کے قاتلین کو سزا دینے کی بات ائی تو ایک شخص جس کا نام قتلِ عثمانؓ میں مشہور تھا حرقوص بن زبیر پر ہاتھ ڈالا تب بصرہ کے چھ ہزار آدمی اُس کی حفاظت پر اُتر آئے ان لوگوں کو معاملہ سمجھ میں آگیا کہ مولا علیؑ اس میں جلدی کیوں نہیں کر رہے تھے، پھیر دونوں گروہ کے درمیاں صلح کا معاملہ ہونے لگا لیکن حضرت عائشہؓ کی طرف بنو امیہ کے بندر موجود تھی جن کی وجہ سے جنگ پھر شروع ہو گئی اور جب اس میں حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ لشکر سے الگ ہو کر حضرت علیؑ سے ملنے آئے تو حضرت علیؑ نے کہا: تم لوگوں نے فوج جمع کر کے میرے ساتھ عداوت کی کیا اللہ ﷻ کے نزدیک اس عداوت کی کوئی وجہ ہے ؟ کیا میں تمہارا دینی بھائی نہیں ہوں ؟ تم پر میرا خون اور مجھ پر تمہارا خون حرام نہیں ہے ؟ کیا کوئی ایسی بات ہے جس نے تم پر میرا خون حلال کر دیا ہو ؟ حضرت طلحہؓ نے کہا آپ نے حضرت عثمانؓ کی عداوت پر لوگوں کو متحد کیا ہے۔ حضرت علیؑ نے حضرت عثمانؓ کے قاتلوں پر لعنت کی اور فرمایا: اے طلحہؓ ! کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کی بیوی کو لڑنے لے آیا اور اپنی بیوی کو گھر میں چھپا کر رکھا ہے ؟ کیا تو نے میری بیعت نہیں کی تھی ؟ حضرت طلحہؓ نے کہا میرے گردن پر تلوار تھی، اور حضرت زبیرؓ کو مخاطب ہو کر فرمایا: کیا تمہیں وہ دن یاد نہیں ؟ جب تم اور میں انصاریوں کے ایک خیمے میں موجود تھے، رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر تم سے پوچھا تھا کہ کیا تم اس (علیؑ) سے محبت کرتے ہو ؟ تو تم نے جواباً کہا تھا: مجھے اس سے کون سی چیز منع کرتی ہے ؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: تم اس کے خلاف بغاوت کرو گے اور اس سے جنگ کرو گے اور اس وقت تم ظالم ہو گے۔ یہ بات سن کر حضرت زبیرؓ واپس لوٹ گئے۔ اور حضرت طلحہؓ نے بھی جنگ چھوڑ دی کیونکہ وہ حضرت علیؑ کے ساتھ حضرت عمار بن یاسرؓ کو لڑتے ہووے دیکھ رہے تھے کیونکہ حضرت عمار بن یاسرؓ کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی حدیث ہے کہ "افسوس ! عمار کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔ جسے عمار جنت کی دعوت دیں گے اور وہ جماعت عمار کو جہنم کی دعوت دے رہی ہو گی۔" اس طرح حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ دونوں نے رجوع کر لیا اور جنگ سے روک گئے لیکن ان دونوں کو شہید کر دیا گیا حضرت طلحہؓ کو شہید کرنے والا کوئی اور نہیں بلکہ اُن کی خود کی فوج میں سے مروان بن حکم جو بنو امیہ کے بندروں میں سے ایک بندر تھا اس نے تیر مار کر آپؓ کو شہید کیا اور دوسری طرف حضرت زبیرؓ کو ابن جرموز جو حضرت علیؑ کی فوج میں تھا اُس نے آپؓ کا پیچھا کیا اور جِس وقت آپ نماز میں تھے سجدے کی حالت میں آپؓ کو شہید کیا اور جب حضرت علیؑ کے پاس حضرت زبیرؓ کا سر لایا اور خیمے میں آنے کی

اجازت طلب کی، سیدنا علیؑ نے کہا: سیدہ صفیہؓ کے بیٹے یعنی سیدنا زبیر بن عوامؓ کے قاتل کو جہنم کی بشارت دے دو۔ اس کے بعد سیدنا علیؑ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے ۔ پھیر جب جنگ ختم ہو گئی اور حضرت علیؑ کرم االلہ وجہہ الکریم نے اہلِ جمل کو شکست دی ، حضرت محمد بن ابی بکرؓ جو ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے بھائی اور حضرت علیؑ کے کمانڈر تھے حضرت علیؑ نے سامان سفر کا انتظام کیا اور ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کو حضرت محمد بن ابی بکرؓ اور بصرہ کی چالیس عورتوں کے ساتھ روانہ کیا اور خود بھی کچھ میل تک قافلہ کے ساتھ چلے اور اپنے بڑے بیٹے حضرت حسنؑ کو ایک دین کی مسافت تک ساتھ بھیجا، اس واقع کے بعد حضرت عائشہؓ اپنے بھانجے یعنی حضرت عبداللہ ابنِ زبیرؓ کو وصیت کی تھی کہ مجھے حضور اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کے ساتھ دفن نہ کرنا۔ بلکہ میری دوسری سوکنوں کے ساتھ بقیع غرقد میں مجھے دفن کرنا۔ میں یہ نہیں چاہتی کہ ان کے ساتھ میری بھی تعریف ہوا کرے۔ اور جب حضرت ام المؤمنین عائشہؓ سلام اللہ علیہا کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپؓ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی ازواجِ مطہراتؓ کے ساتھ دفن کرنا کیونکہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ کے بعد ایک نیا کام سرزد ہو گیا" اس نئے کام سے آپؓ کی مراد جنگِ جمل سے تھی یعنی خلیفہ کے خلاف بغاوت کرنا تھا اور اللہ ﷻ نے قرآن مجید میں فرمایا تھا: وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ "(اے نبی ﷺ کی بیویوں) تم اپنے گھروں میں ٹِک کر رہو" سورة الأحزاب آیت 33. حضرت عائشہؓ جب تلاوت قرآن کرتے ہوئے اس آیت «(وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ)» پر پہنچتی تھیں تو بے اختیار رو پڑتی تھیں یہاں تک کہ ان کا دوپٹہ بھیگ جاتا تھا، کیونکہ اس پر انہیں اپنی وہ غلطی یاد آجاتی تھی جو ان سے جنگ جمل میں ہوئی تھی ۔ جنگِ جمل کے بعد حضرت عائشہ صدیقہؓ سلام اللہ علیہا غمزدہ رہی اور اپنے اس کام پر توبہ بھی کی اور بیشک اللہ ﷻ توبہ قبول کرنے والا ہے ۔ بیشک ام المؤمنین عائشہؓ سلام اللہ علیہا نے نیک نیتی کے ساتھ بصرہ کا سفر کیا تھا کے حضرت عثمانؓ کا قصاص لیے ۔ لیکن آپؓ کو بعد میں بنو امیہ کی چالبازیوں کا معلوم ہوا اور خود آپؓ کو بنو امیہ نے ہی تکلیفیں پہنچائی، آپ کے بھائی حضرت محمد بن ابی بکرؓ کو بنو امیہ نے مظلوم شہید کیا ۔ ام المؤمنین عائشہؓ سلام اللہ علیہا نے جنگِ جمل کے واقع کے بعد حضرت علیؑ سے احترام اور اعزی کا معاملہ رکھا جب کیسی نے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: حضرت علیؑ کے پاس جاؤ، بلاشبہ وہ اس مسئلے کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں ۔ اور جب کوئی آپ سے جنگِ جمل کے بارے میں سوال کرتا تو آپؓ اس کو تقدیر کا فیصلہ کہتی تھی یعنی تقدیر غالب آگئی ، کیوں کہ نبی کریم ﷺ کی یہ پیشگوئی موجودہ تھی یہ سب ہونا ہے اور بیشک آپ ﷺ اللہ ﷻ کے سچے نبی اور رسول ہے ،اِن سب واقعات کو چھپانا بیوقوفی کے سِوا اور کُچھ نہیں یہ تو نبی کریم ﷺ کے نبوّت کی دلیلوں میں سے ایک دلیل ہے ۔ اللہ ﷻ ہم سب کو حق بات قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔

البدایہ والنہایہ ج-7,ص-295تا333.تاریخ ابنِ خلدون ج-2,ص-376تا406.المصنف ابنِ ابی شیبہ ج-11,کتاب الجمل۔ سلسلة الحدث الصحیحة ج-1,ص-846تا855. مختصر سیرتِ رسولﷺ (امام عبداللہ بن مُحمّد بن عبدالوہاب) ص-781اور784.مستدرک الحاکم 4613....صحیح بُخاری 1391,مصنف ابن ابی شیبہ 38927, سنن نسائی 129..,مسند احمد 23513..دلائل النبوة ، أحمد بن حنبل – زهد – زهد عائشة ص-135,الطبقات الکبری لابن سعد........

صِفِین : جنگِ جمل سے فارغ ہونے کے بعد حضرت علیؑ کوفہ کی طرف روانہ ہوئے اور جریر بن عبداللہ البجلی اور اشعث بن قیس (جو حضرت عثمانؓ کی طرف سے ہمدان اور آذر بائیجان میں مقرر کردہ گورنر تھے ان) کو خط لکھا کہ تم مسلمانوں سے ہماری بیعت لے کر ہمارے پاس چلے آؤ۔ پس پھر وہ دونوں حاضر خدمت ہووے تو حضرت علیؑ نے جریر کو خط دے کر حضرت معاویہؓ کی طرف روانہ کیا کہ وہ بیعت خلافت پر آمادہ ہو لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ حضرت معاویہؓ اور اہلِ شام کھول کر مخالفت پر اتر آئے پھر حضرت علیؑ نے شام کی طرف فوج روانہ کی اور جب حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ الکریم خود جنگ پر پہنچیں تو مالک اشتر کو معاویہؓ کی طرف بڑنے کا حکم دیا لیکن ان کے پہنچنے سے پہلے دریائے فرات پر معاویہؓ پہنچ گئے اور دریائے فرات پر قبضہ کرلیا۔ [یہ وہی دریا ہے جس پر یزیدی فوج نے قبضہ کیا تھا اور نواسائے رسول ﷺ حضرت حسین علیہ السّلام پر پانی روکدیا گیا تھا۔ عبداللہ بن نجی اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ وہ علیؓ کے ساتھ جا رہے تھے، وہ ان کے وضو کا برتن (لوٹا) اٹھایا کرتے تھے۔ جب وہ (نینوی) کے قریب پہنچے جبکہ علیؓ صفین کی طرف جا رہے تھے۔ تو علیؑ نے آواز دی :ابو عبداللہ! رکو، ابو عبداللہ! فرات کے کنارے رکو، میں نے کہا: کیا ہوا؟ علیؓ نے کہا: ایک دن میں نبی ﷺ کے پاس گیا،آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! کیا آپ کو کسی نے غصہ دلایا ہے؟ آپ کی آنکھوں میں آنسو کیوں جاری ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ جبریلؑ ابھی ابھی میرے پاس سے اٹھ کر گئے ہیں، انھوں نے مجھے بتایا ہے کہ حسینؑ فرات کے کنارے قتل کیا جائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم پسند کرو گے کہ میں اس کی مٹی کی خوشبو سنگھاؤں؟ علیؑ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ہاں، آپ ﷺ نے ہاتھ آگے بڑھایا، آپ نے مٹی کی ایک مٹھی مجھے دی، مجھے بھی اپنی آنکھوں پر قابو نہ رہا اور آنسو نکل آئے۔ اور یہ وہی دریائے فرات ہے جس کے بارے میں نبیﷺ نے فرمایا تھا: يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا ۔ **ترجمہ :** عنقریب دریائے فرات سونے کے ایک پہاڑ کو ظاہر کر دے گا جو شخص وہاں موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔ اور ایک روایت کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا: يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا ۔ **ترجمہ :** عنقریب دریائے فرات سے سونے کا ایک خزانہ نکلے گا پس جو کوئی وہاں موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: جب لوگ اس کے بارے میں سنیں گے تو اس کی طرف چل نکلیں گے، جو لوگ اس (پہاڑ) کے قریب ہوں گے وہ

کہیں گے ۔ اگر ہم نے (دوسرے) لوگوں کو اس میں سے (سونا) لے جانے کی اجازت دے دی تو وہ سب کا سب لے جائیں گے ۔ اور فرمایا: وہ اس پر جنگ آزما ہوں گے تو ہر سو میں سے ننانوے قتل ہو جائیں گے اور ان (لڑنے والوں) میں سے ہر کوئی کہے گا: شاید میں ہی بچ جاؤں گا ۔] حضرت معاویہؓ نے جب دریائے فرات پر قبضہ کیا اور حضرت علیؑ اور ان کی فوج پر پانی روک دیا اور لوگوں کا پیاس سے برا حال ہوگیا اور لوگوں نے امیر المؤمنین حضرت علیؑ سے اس کی شکایت کی حضرت علیؑ نے فوج تیار کی اور دریائے فرات سے معاویہؓ کا قبضہ ہٹادیا اور جب حضرت علیؑ نے دریائے فرات پر قبضہ کیا تو لوگ کہنے لگے ہم بھی معاویہؓ پر پانی روک دے گے تو حضرت علیؑ نے اس حرکت سے منع کیا اور سب کو پانی استعمال کرنے کی اجازت دی جب ۳۷ ہجری کا آغاز ہوا تو حرمت کے مہینے محرم الحرام کے احترام میں دونوں گروہ جنگ سے رو کے رہے ۔ حضرت علیؑ نے معاویہؓ کی طرف حضرت عدی بن حاتمؓ، یزید بن قیس ، شبیث بن ربعی اور زیاد بن حفصہ کو روانہ کیا کہ وہ معاویہؓ کو بیعت خلافت پر آمادہ کرے اِن حضرات نے معاویہؓ کو اللہ ﷻ کے خوف سے ڈرایا اور حضرت علیؑ کی فضیلتیں بھی سنائی اور بیعت پر آمادہ کرنے کی بہت کوششیں کی لیکن معاویہؓ حضرت علیؑ کی مخالفت کرنے سے باز نہ آئے اور حضرت علیؑ پر قتلِ عثمانؓ کا الزام بھی لگا دیا، پھیر جب جنگ واپس شروع ہوگی تو اس میں حضرتِ عمار بن یاسرؓ علیہ السلام شہید ہوگئے تو لوگوں کو پوری طرح یقین ہوگیا کہ حق پر کون ہے اور باغی گروہ کونسا ہے ، حضرت علیؑ کے ساتھیوں میں اور جوش پیدا ہوگیا ،اشتر نے فوج کے ساتھ اہلِ شام کی صفوں کو توڑ دیا اہلِ شام کو شکست ملنے ہی والی تھی کہ عمرو بن العاصؓ نے معاویہؓ کو کہا: کیا دیکھتے ہو تمہارے ہاتھ میدان نہ آئے گا، لوگوں کو حکم دو کہ قرآن کو اپنے نیزوں پر اٹھائیں اور بلند آواز سے کہیں : ہذا کتاب اللہ بیننا و بینا کم ۔ یہ اللہ کی کتاب ہمارے اور تمہارے درمیان ۔ کہ اس سے وہ لوگ جنگ سے روک جائے گے اگر ایسا نہ ہو تو اُن میں اختلاف تو ضرور ہوگا اور اُن کے اختلاف سے ہمیں بھی فائدہ ہوگا ، تو بنو امیہ کے لوگوں نے اُس دن نیزوں پر قرآن کو اٹھایا تھا [اللہ ﷻ کے سِوا اور کیسی کو کیا معلوم تھا کہ جِس فوج نے آج نیزوں پر محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی کتاب قرآنِ کو اٹھایا تھا کل وہ فوج اُن نیزوں پر محمد رسول اللہ ﷺ کے اُس نواسے کا کٹا ہوا سر اٹھائے گئے جس نواسے کو محمد رسول اللہ ﷺ اپنے کندھوں پر اٹھا کر مدینہ کی گلیوں میں گھمایا کرتے تھے کیا معلوم تھا ایک دن اُس نواسے کے سر کو کربلا میں یہ لوگ نیزوں پر اُٹھا کر تماشا لگائے گے اُن تمام پر لعنت جن لوگوں نے حسین علیہ السلام کو قتل کیا ۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے دونوں نواسوں کے بارے میں فرمایا: جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا ۔] جب نیزوں پر قرآن مجید کو اٹھا کر اہلِ

شام آئے تو حضرت علیؑ کی فوج جنگ سے روک گئے لیکن حضرت علیؑ کو ان کی اِس چالبازیوں کا معلوم تھا حضرت علیؑ نے جنگ جاری رکھنے کا اصرار کیا اور کہا: ہم ان لوگوں سے اس لیے لڑتے ہے کہ یہ اللہ کی کتاب پر عمل کرے کیونکہ اِن لوگوں نے قرآن کو پسِ پشت ڈال دیا ہے ۔ لوگ حضرت علیؑ کے اصرار کرنے پر بھی نہیں مانے اور حضرت علیؑ کو مالک اشتر کو جنگ سے روک دینے کا حکم دینا پڑا ۔ پھیر جب جنگ روک گئی تو اشعث بن قیس نے حضرت علیؑ سے اجازت لے کے معاویہؓ سے اس معاملہ میں بات کرے جب وہ معاویہؓ کے پاس گئے تو معاویہؓ سے دریافت کیا کہ کس وجہ سے تم لوگوں نے نیزوں پر قرآن اٹھایا تھا؟ معاویہؓ نے جواب دیا تاکہ ہم اور تم اللہ کی کتاب کی طرف رجوع کرے ، تم اپنی طرف سے ایک آدمی کو منتخب کرو اور ہم بھی ایک آدمی کو اپنی طرف سے منتخب کرگئے اور اُن سے حلف لیا جائے کہ قرآن کے مطابق فیصلہ کریں گے اور جو فیصلہ یہ لوگ کرے گے اس پر ہم اور تم دونوں راضی ہو جائے گے اشعث بن قیس یہ خبر امیر المؤمنین حضرت علیؑ کے پاس لے گئے لوگوں اس پر راضی ہو گئے اہلِ شام نے اپنی طرف سے عمرو بن العاص کو اپنا حکم منتخب کیا اور حضرت علیؑ نے ابنِ عباس کو حکم بنان چاہا تو لوگوں نے انکار کیا اور کہا وہ آپ کے رشتدار ہے لوگوں نے دوسروں کے نام لیے لیکن علیؑ کو وہ لوگ اس قابل نہ لگے حضرت علیؑ نے اشتر کا نام لیا کہا اشتر میرا رشتدار نہیں ہے لوگوں نے کہا کیا آپ کو اشتر کے سِوا روے زمین میں کوئی اور شخص نہیں ملتا حضرت علیؑ نے کہا: کیا ابوموسیٰؓ کے علاوہ تم کسی اور کو حکم نہیں بناؤ گے ، لوگ نے کہا کہ ابو موسیٰؓ کو نبی کریم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی ہے اور اشتر اس سے محروم ہے ۔ حضرت علیؑ اس بحث سے تنگ ہوگئے اور مجبور ہوکر فرمایا: جو چاؤ اور جو تمہاری سمجھ میں آئے کرو، لوگوں نے ابوموسیٰؓ کو حکم بنایا جب تحکیم کا عہدنامہ لکھنے کا وقت آیا تو کاتب نے بِسمِ اللہ کے بعد لکھا: ہذا ما تقضی علیہ امیر المؤمنین ۔ تو مخالفین نے اس پر اعتراض کیا اور کہا: یہ ہمارے امیر نہیں ہے تمہارے ہوں تو ہوں ۔ اس لفظ "امیر المؤمنین" کو مٹا کر اس کی جگہ علی ابنِ ابی طالبؑ لکھنے کو کہا تو لوگ میں اختلاف ہوا حضرت علیؑ نے صلح حدیبیہ کا واقع یاد کیا جب مشرکینِ مکہ نے صلح نامہ پر محمد رسول اللہ ﷺ لکھنے پر مخالفت کی اور کہا: اگر ہم ان کو اللہ کا رسول تسلیم کرتے تو کیا پھر ان سے جنگ کرتے ؟، تو مشرکینِ مکہ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو مٹا کر محمد ابنِ عبداللہ لکھنے کو کہا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ کو فرمایا: رسول اللہ کا لفظ مٹادو ۔ حضرت علیؑ نے عرض کیا اللہ کی قسم! میں تو اسے نہیں مٹا سکتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا، مجھے اس (جملے) کی جگہ دکھاؤ ۔'' حضرت علیؑ نے دکھا دی، آپ ﷺ نے اس کو مٹا دیا اور راوی نے بیان کیا کہ آپ ﷺ لکھنا نہیں جانتے تھے لیکن آپ نے محمد رسول اللہ ﷺ کی جگہ محمد بن عبداللہ لکھا ۔ اور ایک روایت کے مطابق حضرت علیؑ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: تیار رہو عنقریب تم پر بھی ایک ایسا وقت آئے گا کہ جب تم مجبور ہو جاؤ گے ۔ اور صفین میں یہی

کچھ ہوا، حضرت علیؑ نے امیر المؤمنین مٹا کر علی ابنِ ابی طالبؑ لکھنے کو کہا لوگوں نے اختلاف کیا پھیر جیسے تیسے معاہدہ اس بات پر طے ہوا کی دونوں حکم قرآن مجید کے مطابق فیصلہ کریں گے ۔ حضرت علیؑ صفین سے کوفہ کی طرف روانہ ہو گئے ۔ پھیر جب تحکیم کا وقت آیا تو دونوں حکم آمنے سامنے ہوئیں تو دونوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ "حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ الکریم کو اور معاویہؓ دونوں کو معزول کر کے معاملہ شوریٰ پر چھوڑ دے کہ لوگ جیسے چاہیئے اُس کو خلیفہ بنائے" بیشک یہ فیصلہ قرآن مجید کے ایکدم خلاف تھا حضرت علیؑ کہاں اور معاویہؓ کہاں حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ الکریم جنھوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور مولا علیؑ نبی ﷺ کے اہلِ بیت میں سے ہے اور اُن ہی لوگوں نے حضرت علیؑ کو خلیفہ نامزد کیا تھا جن لوگوں نے حضرت ابو بکرؓ، عمرؓ، اور عثمانؓ کو خلیفہ نامزد کیا تھا اور بات قصاص عثمانؓ کی تھی فیصلہ اس پر ہونا تھا تو یہ خلافت میں حقداري جمنے لگیں ۔ پھیر جب دونوں حکم باہر آئے تو فیصلہ لوگوں میں اعلان کرنے کے لیے عمرو بن العاصؓ نے ابو موسیٰؓ کو پہلے بات کرنے کو کہا کی آپ پہلے کیونکہ آپ نبی کریم ﷺ کے بڑے صحابی ہے آپ پہلے بات کریں ۔ اس بات پر حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو شک ہوا اور آپ نے حضرت ابو موسیٰؓ کو پہلے بیان دینے سے روکا لیکن وہ نہیں روکے اور بیان کیا: ہم دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ دونوں کو معزول کریں اور خلافت کے سلسلہ شروعات سے کرے تو میں علیؑ کو اور معاویہ کو معزول کرتا ہو اور معاملہ شوریٰ پر چھوڑتا ہوں کہ جس کو خلافت کے لائق سمجھو تو اُس کو خلیفہ بنائے تو یہ بات بس ختم ہونی تھی کہ عمرو بن العاصؓ کھڑے ہو کر فرمانے لگے: لوگوں سن لو اس شخص نے اپنے رفیق یعنی علیؑ کو معزول کیا تو میں بھی ان کو معزول کرتا ہو لیکن معاویہؓ کو معزول نہیں کرتا ہوں میں معاویہؓ کو امیر المسلمین تسلیم کرتا ہوں ۔ حضرت عبداللہ ابنِ عباسؓ ابو موسیٰؓ کو ملامت کرنے لگے حضرت ابو موسیٰؓ نے معذرت پیش کی اور کہا: عمرو بن العاص نے دھوکہ دیا ہے، اقرار کر کے مکر گیا۔ ابو موسیٰؓ اور عمرو بن العاصؓ میں بہت تلخ کلامی ہوئی اور تلواریں بھی نکلی گئی لیکن معاملہ قابو میں آگیا، پھیر حضرت ابو موسیٰؓ وہاں سے مکہ چلے گئے، اور لوگوں نے اس فیصلہ پر ناراضگی کا اظہار کیا اور حضرت علیؑ سے ایک گروہ نے اختلاف کیا کہا اللہ کے علاوہ کوئی حکم نہیں اور حضرت علیؑ پر کفر کا فتویٰ لگایا، یہ گروہ خوارج کا گروہ تھا،۔ ، اس تحکیم کے واقع کے بعد امیر المؤمنین علیؑ نے نمازوں میں قنوت نازلہ پڑھائی: "اللہم علیك بمعاویۃ وأشیاعہ ، و عمرو بن العاص ، وأشیاعہ ، وأبي السلمي ، وعبد اللہ بن قیس وأشیاعہ " کیوں کے اس جنگ میں بہت سے مسلمان قتل ہو گئے تھے اور اگر حضرت علیؑ کو ان رکاوٹوں کا سامنا نہ کرنا پڑتا تو اسلام کا پھیر سے وہ دور شروع ہو جاتا جو حضرت عمرؓ کے وقت تھا ۔ لیکن یہ سب تو ہونا ہی تھا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ان سب باتوں کی پیشنگوئی کر دی تھی بیشک محمد رسول اللہ ﷺ اللہ ﷻ کے سچّے پیغمبر اور رسول تھے ۔

البدایہ والنہایہ ج-7 ص-357....، تاریخ ابن خلدون ج-2 ص-403....، مختصر سیرتِ رسولﷺ (امام عبداللہ بن مُحمّد بن عبدالوہاب) ص- 786.....،مستدرک الحاکم 8519,8465,4777,2656.....،صحیح بُخاری 2812,4251,3184,2698,7119.....،صحیح مسلم 4629,2895,2894........، سنن الکبریٰ 8575,8576، .....مصنف ابن ابی شیبہ ج-11 في كتاب الجمل باب ما ذكر في صفين....، الرد على المتعصب العنيد المانع من ذم يزيد ....

نَہروَان: سنہ ۸ ہجری جنگِ حنین کے بعد جب رسول اللہﷺ مال غنیمت تقسیم فرمارہے تھے تب ایک آدمی جو بنو تمیم سے تھا جس کا نام " ذُو الْخُوَيْصِرَة" تھا اُس بدبخت نے کہا: اعْدِلْ يَا مُحَمَّدُ فَإِنَّكَ لَمْ تَعْدِلْ "اے محمد! (ﷺ) انصاف کیجیے، آپ نے انصاف نہیں کیا۔ آپﷺ نے فرمایا: وَيْلَكَ ، وَمَنْ يَعْدِلُ بَعْدِي إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟ ’’تیرے لیے ویل ہو! اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو پھر میرے بعد اور کون انصاف کرے گا؟‘‘ حضرت عمرؓ نے کہا: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ حَتَّى أَضْرِبَ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ ۔ "اے اللہ کے رسول ﷺ! اجازت دیجیے کہ میں اس منافق کی گردن اڑادوں۔ آپﷺ نے فرمایا: ’’معاذاللہ! کہ لوگ ایسی باتیں کریں کہ میں اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کرتا ہوں، اسے چھوڑ دو۔ اور آپﷺ نے فرمایا: اس کے کچھ ایسے ساتھی ہوں گے کہ ان کی نماز اور روزے کے سامنے تم اپنی نماز اور روزے کو حقیر سمجھو گے لیکن وہ دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جس طرح تیر جانور میں سے باہر نکل جاتا ہے، آپﷺ نے اس تیر کے بارے میں فرمایا: تیر کے پر کو دیکھا جائے لیکن اس پر کوئی نشان نہیں پھر اس پیکان کو دیکھا جائے اور وہاں بھی کوئی نشان نہیں پھر اس کے باڑ کو دیکھا جائے اور یہاں بھی کوئی نشان نہیں پھر اس کی لکڑی کو دیکھا جائے اور وہاں بھی کوئی نشان نہیں کیونکہ وہ (جانور کے جسم سے تیر چلایا گیا تھا) لید گوبر اور خون سب سے آگے (بے داغ) نکل گیا (اسی طرح وہ لوگ اسلام سے صاف نکل جائیں گے)۔ اور آپﷺ نے فرمایا: "وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہ ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا۔" اور آحضرتﷺ نے ان دو گروہ (حضرت ابو حسینؑ یعنی علیؑ کرم اللہ وجہہ الکریم اور ابو یزید یعنی معاویہؓ کے گروہ) کے بارے میں فرمایا جس میں سے ایک گروہ سے یہ لوگ الگ ہو جائے گے اِن خوارج سے جو گروہ جنگ کرے گا آپﷺ نے اُس گروہ کے بارے میں فرمایا: قَتَلَهُمْ أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ اور ایک دوسری روایت میں ہے: يَقْتُلُهُمْ أَقْرَبُ الطَّائِفَتَيْنِ مِنَ الْحَقِّ ۔ اس حدیث میں "اقرب الی الحق" سے یہ ثابت کرتے ہے کی دونوں گروہ حق پر تھے یعنی معاویہؓ بھی حق پر تھے اس کا لفظی ترجمہ یہ ہے: ان دونوں گروہ میں سے جو ان لوگوں کو قتل کرے گا وہ گروہ حق کے قریب تر ہوگا۔ اس سے علماء سوء یہ ثابت کرتے ہے کہ "حق کے قریب سے مطلب دوسرا گروہ یعنی ابو یزید کا گروہ جس نے حضرتِ عمار بن یاسرؓ کو قتل کیا وہ بھی حق پر تھا لیکن ابو حسینؑ کا گروہ حق کے قریب تر تھا"۔ جب کہ پیغمبر اکرمﷺ نے عمار بن یاسرؓ کو قتل کرنے والے گروہ کے بارے میں یہ فرمایا: وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ ، يَدْعُوهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ۔ تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اُس گروہ کو نبی کریمﷺ حق پر فرماتے ہو؟ اللہ ﷻ نے قرآن میں منافقین کے بارے میں فرمایا: هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ

۔ سورة آل عمران آیت 167. ترجمہ : وہ ایمان کی نسبت کفر سے زیادہ قریب تھے ۔ تو کیا اس میں لفظ "اقرب" سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ منافقین ایمان پر بھی تھے ؟ ۔ ہرگز نہیں ! یہاں تو صاف صاف اُن کا کفر پر ہونا ثابت ہوتا ہے ۔ یہ تو بات کرنے کا ایک طریقہ ہے علماء سوء لفظوں کو پکڑ کر باقی تمام بات چھوڑ دیتے ہیں اللہ ﷻ ہم تمام لوگوں کو علماء سوء کے شر سے محفوظ رکھیں امین ۔ تو "يَقْتُلُهُمْ أَقْرَبُ الطَّائِفَتَيْنِ مِنْ الْحَقِّ" "یعنی" ان دونوں گروہ میں سے جو گروہ ان (خوارج) لوگوں کو قتل کریں گا وہ حق پر ہوگا " ۔ اور سنہ ۳۸ ہجری میں حضرت علیؑ نے نَہروَان نامی جگہ پر خوارج سے جنگ کی حضرت علیؑ کو ان پر فتح حاصل ہوئی جنگ میں سب خوارج قتل ہوئے لیکن کُچھ لوگ بچ کر بھاگ گئے تھے جن میں اِبنِ ملجم ملعون بھی تھا، جب جنگ ختم ہو گئی تو حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ الکریم نے ایک شخص کو تلاش کرنے کو کہا جِس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا : ان (خوارج) کی علامت ایک کالا شخص ہو گا ۔ اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح (اٹھا ہوا) ہو گا...، حضرت علیؑ نے اُس شخص کو تلاش کروایا اور اسے نہر کے کنارے پر مقتولوں کے ڈھیر کے نیچے پایا، لوگوں نے اسے نکالا تو سیدنا علیؑ نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہا اور فرمایا: اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی بات سچ ہے... ۔ ان تینوں جنگوں میں حق پر حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ الکریم تھے اور مخالفین غلطی پر لیکن جب بھی حضرت علیؑ سے ان (اہلِ جمل ، صفین ، نَہروَان) کے مقتولین کے بارے میں سوال کیا جاتا تو آپ ان کے بارے میں نرم رویہ رکھتے تھے لیکن یہ فرماتے تھے کہ ان لوگوں نے ہم سے بغاوت کی ہے ، اور مولا علیؑ نے فرمایا: اُمید کرتا ہوں کہ میں طلحہؓ ، زبیرؓ اور عثمانؓ ان لوگوں میں سے ہونگے جن کے بارے میں اللہ ﷻ نے فرمایا: وَ نَزَعۡنَا مَا فِیۡ صُدُوۡرِہِمۡ مِّنۡ غِلٍّ اِخۡوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیۡنَ سورة الحجر آیت 47۔ "اور ہم نکال دیں گے ان کے سینوں میں سے جو کچھ بھی کدورت ہوگی بھائی بھائی (بن کر وہ بیٹھے ہوں گے) تختوں پر آمنے سامنے "۔ لیکن مولا علیؑ کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضرت معاویہؓ کو معاف نہیں کیا اور مولا علیؑ نے نمازوں میں ان پر قنوت نازلہ پڑھائی : " اللهم عليك بمعاوية وأشياعه ...." ۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : تم میں سے حوض کوثر پر سب سے پہلے آنے والا وہ ہو گا جو تم میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا ہے ، (یعنی) حضرت علی بن ابی طالبؑ ہیں ۔

صحیح بُخاری 6934,4434...,صحیح مسلم 2465,2467,2470,ترمذی 2188,اِبنِ ماجہ 167..,مسند احمد ، دلائل النبوة ، مصنف ابن ابی شیبہ ج-11 في كتاب الجمل ، سنن الكبرىٰ ، مستدرک الحاکم 4662,....۔

کیا مولا علیؑ کے مخالفین کو ایک اجر ملے گا ؟؟؟

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فله أجرٌ واحدٌ»

ترجمہ : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ’’جب حاکم فیصلہ کرتے وقت کوشش کرے اور درست فیصلہ کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں، اور جب فیصلہ کرے اور کوشش کے باوجود غلطی ہو جائے تو اس کے لیے ایک اجر ہے ۔‘‘ (صحیح بخاری 7352،صحیح مسلم 4487-----)

اِس حدیث سے لوگ یہ ثابت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ کو ایک اجر ملے گا لیکن وہ اس بات پر غور نہیں کرتے ہیں کہ یہ حدیث حاکم کے بارے میں ہے جو کہ اُس وقت مولا علیؑ تھے اور حضرت معاویہؓ نے تو حاکم وقت کی بغاوت کی تھی اور اُس پر اڑے رہے ۔

مولا علیؑ کوئی عام خلیفہ نہیں تھے آپ کی خلافت "خلافت علی منہاج النبوۃ (نبوت کی خلافت) تھی :

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَشْرَجُ بْنُ نُبَاتَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَفِينَةُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْخِلَافَةُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ مُلْكٌ بَعْدَ ذَلِكَ ، ثُمَّ قَالَ لِي سَفِينَةُ: أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: وَخِلَافَةَ عُمَرَ، وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ، ثُمَّ قَالَ لِي: أَمْسِكْ خِلَافَةَ عَلِيٍّ، قَالَ: فَوَجَدْنَاهَا ثَلَاثِينَ سَنَةً، قَالَ سَعِيدٌ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ بَنِي أُمَيَّةَ يَزْعُمُونَ أَنَّ الْخِلَافَةَ فِيهِمْ، قَالَ: كَذَبُوا بَنُو الزَّرْقَاءِ بَلْ هُمْ مُلُوكٌ مِنْ شَرِّ الْمُلُوكِ ۔

ترجمہ : سعید بن جمہان کہتے ہیں کہ ہم سے سفینہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں تیس سال تک خلافت رہے گی، پھر اس کے بعد ملوکیت آجائے گی"، پھر مجھ سے سفینہؓ نے کہا: ابوبکرؓ کی خلافت، عمرؓ کی خلافت، عثمانؓ کی خلافت اور علیؑ کی خلافت، شمار کرو راوی حشرج بن نباتہ کہتے

ہیں کہ ہم نے اسے تیس سال پایا، سعید بن جمہان کہتے ہیں کہ میں نے سفینہؓ سے کہا: بنو امیہ یہ سمجھتے ہیں کہ خلافت ان میں ہے؟ کہا: بنو زرقاء جھوٹ اور غلط کہتے ہیں، بلکہ ان کا شمار تو بدترین بادشاہوں میں ہے۔

ترمذی 2226 (صحیح)

حضرت معاویہؓ اور ان کے لوگوں نے مولا علیؑ کی مخالفت تو کی ہی لیکن وہ اِس پر رو کے نہیں بلکہ مولا علیؑ پر اپنے منبروں سے گالی بکنے لگے : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ - عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا التُّرَابِ؟ فَقَالَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ أَسُبَّهُ، لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ، خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي» وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ» قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ: «ادْعُوا لِي عَلِيًّا» فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ، فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ، فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ، وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ} [آل عمران: 61] دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: «اللهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي»

ترجمہ : بکیر بن مسمار نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ نے حضرت سعدؓ کو حکم دیا، کہا: آپ کو اس سے کیا چیز روکتی ہے کہ آپ ابوتراب (حضرت علی بن ابی طالبؑ) کو برا کہیں ۔ انھوں نے جواب دیا: جب تک مجھے وہ تین باتیں یاد ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے ان (حضرت علیؑ) سے کہی تھیں، میں ہرگز انھیں برا نہیں کہوں گا۔ ان میں سے کوئی ایک بات بھی میرے لئے ہو تو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پسند ہوگی، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، آپ ان سے (اس وقت) کہہ رہے تھے جب آپ ایک جنگ میں ان کو پیچھے چھوڑ کر جا رہے تھے اور علیؑ نے ان سے کہا تھا: اللہ کے رسول! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تمھیں یہ پسند نہیں کہ تمھارا

میرے ساتھ وہی مقام ہو جو حضرت ہارونؑ کا موسیٰؑ کے ساتھ تھا، مگر یہ کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔ اسی طرح خیبر کے دن میں نے آپ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا: اب میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ! سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں۔ کہا: پھر ہم نے اس بات (مصداق جاننے) کے لئے اپنی گردنیں اٹھا اٹھا کر (ہر طرف) دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی کو میرے پاس بلاؤ۔ انھیں شدید آشوب چشم کی حالت میں لایا گیا۔ آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور جھنڈا انھیں عطا فرمادیا۔ اللہ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کر دیا۔ اور جب یہ آیت اتری (آیت مباہلہ): (تو آپ کہہ دیں: آؤ) ہم اپنے بیٹوں اور تمھارے بیٹوں کو بلالیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ، حضرت حسنؑ، اور حضرت حسینؑ کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے گھر والے ہیں۔

صحیح مسلم 6220، ترمذی 3724.

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ فِي بَعْضِ حَجَّاتِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدٌ فَذَكَرُوا عَلِيًّا فَنَالَ مِنْهُ، فَغَضِبَ سَعْدٌ، وَقَالَ: تَقُولُ هَذَا لِرَجُلٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ . (وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ)

ترجمہ: سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ معاویہؓ اپنے ایک سفر حج میں آئے تو سعدؓ ان کے پاس ملنے آئے، لوگوں نے علیؑ کا تذکرہ کیا تو معاویہؓ نے علیؑ کو نامناسب الفاظ سے یاد کیا، اس پر سعدؓ ناراض ہو گئے اور بولے: آپ ایسا اس شخص کی شان میں کہتے ہیں جس کے بارے میں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: جس کا مولا میں ہوں، علیؑ اس کے مولا ہیں، اور آپ ﷺ سے میں نے یہ بھی سنا: تم (یعنی مولا علیؑ) میرے لیے ویسے ہی ہو جیسے ہارون موسیٰ کے لیے، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، نیز

میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: آج میں لڑائی کا جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے ۔ (اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں ۔)

ابن ماجہ 121 ، مصنف ابن ابی شیبہ 32078,(صحیح)

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ قَالَ: فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا قَالَ: فَأَبَى سَهْلٌ فَقَالَ لَهُ: أَمَّا إِذْ أَبَيْتَ فَقُلْ: لَعَنَ اللهُ أَبَا التُّرَابِ فَقَالَ سَهْلٌ: مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا، فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ، لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ؟ قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ «أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟» فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ، فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ «انْظُرْ، أَيْنَ هُوَ؟» فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ، فَجَاءَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ، قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ، فَأَصَابَهُ تُرَابٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ «قُمْ أَبَا التُّرَابِ قُمْ أَبَا التُّرَابِ»

ترجمہ : ابو حازم نے حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت کی، کہا: کہ مدینہ میں مروان کی اولاد میں سے ایک شخص حاکم ہوا تو اس نے سیدنا سہلؓ کو بلایا اور سیدنا علیؑ کو گالی دینے کا حکم دیا ۔ سیدنا سہلؓ نے انکار کیا تو وہ شخص بولا کہ اگر تو گالی دینے سے انکار کرتا ہے تو کہہ کہ ابوتراب پر اللہ کی لعنت ہو ۔ سیدنا سہلؓ نے کہا کہ سیدنا علیؑ کو ابوتراب سے زیادہ کوئی نام پسند نہ تھا اور وہ اس نام کے ساتھ پکارنے والے شخص سے خوش ہوتے تھے ۔ وہ شخص بولا کہ اس کا قصہ بیان کرو کہ ان کا نام ابوتراب کیوں ہوا؟ سیدنا سہلؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سیدہ فاطمۃالزہراءؑ کے گھر تشریف لائے تو سیدنا علیؑ کو گھر میں نہ پایا، آپ ﷺ نے پوچھا کہ تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے ؟ وہ بولیں کہ مجھ میں اور ان میں کچھ باتیں ہوئیں اور وہ غصہ ہو کر چلے گئے اور یہاں نہیں سوئے ۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا کہ دیکھو وہ کہاں ہیں؟ وہ آیا اور بولا کہ یا رسول اللہ! علی مسجد میں سو رہے ہیں ۔ آپ ﷺ سیدنا علیؑ کے پاس تشریف لے گئے ، وہ لیٹے ہوئے تھے اور چادر ان کے پہلو سے الگ ہو گئی تھی اور (ان کے بدن پر) مٹی لگ گئی تھی ، تو رسول اللہ ﷺ نے وہ مٹی پونچھنا شروع کی اور فرمانے لگے کہ اے ابوتراب! اٹھ ۔ اے ابوتراب! اٹھ ۔

صحیح مسلم 6229

مولا علیؑ کو گالی دینا یعنی نبیﷺ کو گالی دینا !

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الجَدلِي قَالَ: قَالَتْ لِي أُمُّ سَلمَة : « أَيُسَبُّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليہ وآلہ وسلم فِيْكُمْ عَلَى الْمَنَابِر ؟ قُلْتُ : سُبْحَانَ الله! وَأَنَّى يُسَبُّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليہ وآلہ وسلم ؟ قَالَتْ : » أَلَيْسَ يُسَبُّ عَلِي بْن أَبِي طَالِب وَمَنْ يُحِبُّه ؟ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليہ وسلم كَانَ يُحِبُّهُ

ترجمہ : ابو عبداللہ جدلی کہتے ہیں کہ مجھ سے ام سلمہؓ نے کہا: کیا تمہارے درمیان منبروں پر رسولﷺ کو گالی دی جاتی ہے؟ میں نے کہا: سبحان اللہ! رسول اللہﷺ کو کس طرح گالی دی جا سکتی ہے؟ کہنے لگیں: کیا علی بن ابی طالبؑ اور جوان سے محبت کرتے ہیں، انہیں گالی نہیں دی جاتی؟ اور میں گواہی دیتی ہوں کہ رسول اللہﷺ ان سے محبت کرتے تھے - السلسلة الصحية 3332 -

مولا علیؑ کے شیعہ کا اِس پر کیا موقف ہونا چاہیے ؟

نہج البلاغہ میں مولا علیؑ کا خطبہ

وَ قَدْ سَمِعَ قَوْمًا مِّنْ اَصْحَابِہٖ یَسُبُّوْنَ اَهْلَ الشَّامِ اَیَّامَ حَرْبِهِمْ بِصِفِّیْنَ : اِنِّیْۤ اَكْرَهُ لَكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا سَبَّابِیْنَ، وَ لٰكِنَّكُمْ لَوْ وَصَفْتُمْ اَعْمَالَهُمْ، وَ ذَكَرْتُمْ حَالَهُمْ، كَانَ اَصْوَبَ فِی الْقَوْلِ، وَ اَبْلَغَ فِی الْعُذْرِ، وَ قُلْتُمْ مَكَانَ سَبِّكُمْ اِیَّاهُمْ: اَللّٰهُمَّ احْقِنْ دِمَآءَنَا وَ دِمَآءَهُمْ، وَ اَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَ بَیْنِهِمْ، وَ اهْدِهِمْ مِنْ ضَلَالَتِهِمْ، حَتّٰی یَعْرِفَ الْحَقَّ مَنْ جَهِلَهٗ، وَ یَرْعَوِیَ عَنِ الْغَیِّ وَ الْعُدْوَانِ مَنْ لَّهِجَ بِهٖ.

ترجمہ : آپ جنگ صفین کے موقع پر اپنے ساتھیوں میں سے چند آدمیوں کو سنا کہ وہ شامیوں پر سب و شتم کر رہے ہیں تو آپؑ نے فرمایا: میں تمہارے لئے اس چیز کو پسند نہیں کرتا کہ تم گالیاں دینے لگو۔ اگر تم ان کے کرتوت کھولو اور ان کے صحیح حالات پیش کرو تو یہ ایک ٹھکانے کی بات اور عذر تمام کرنے کا صحیح طریق کار ہوگا۔ تم گالم گلوچ کے بجائے یہ کہو کہ خدایا! ہمارا بھی خون محفوظ رکھ اور ان کا

بھی اور ہمارے اور ان کے درمیان اصلاح کی صورت پیدا کر اور انہیں گمراہی سے ہدایت کی طرف لا، تاکہ حق سے بے خبر حق کو پہچان لیں اور گمراہی و سرکشی کے شیدائی اس سے اپنا رخ موڑ لیں۔

نہج البلاغہ خطبہ نمبر 204۔

مولا علیؑ کے شیعہ وہ ہیں جو مخالفین کی علمی طریقے سے غلطیاں پیشِ کریں، ناکہ سب و شتم کرنا شروع کردے۔

یہ تھی کربلا کی اصل وجہ

حضرت حسینؑ ملوکیت جیسے بدعت کے خلاف سنت کے علم بردار تھے حضرت حسینؑ ملوکیت جیسے شرک کے خلاف توحید کے علم بردار تھے۔

اللہ سے دعا ہے کہ ہم سب کو حق بات قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

۲۱ رمضان ۴۰ ہجری حضرت علی ابنِ ابی طالبؑ کرم اللہ وجہہ الکریم شہید ہوئے اور حضرت علیؑ کو نبی کریم ﷺ نے تو پہلے ہی آپ کی شہادت کی خبر دے دی تھی کہ: کیا میں تمہیں ان دو آدمیوں کی خبر نہ دوں جو سب سے زیادہ بدبخت ہیں؟ حضرت عمار بن یاسر بھی حضرت علیؑ کے ساتھ تھے آپ دونوں نے فرمایا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ایک وہ جو قوم ثمود کا احیمر جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں۔ اور دوسرا وہ شخص جو تیرے یہاں پر (یعنی سر پر) مارے گا حتیٰ کہ خون سے تیری یہ (یعنی داڑھی مبارک) تر ہو جائے گی۔

المستدرک الحاکم 4679.

باقی مولا علیؑ کے فضائل میں تو اتنی احدیث مبارکہ ہے کہ امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے : مَا جَاءَ لِأَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَضَائِلِ مَا جَاءَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۔

ترجمہ : رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی کے فضائل میں اتنی احادیث وارد نہیں ہیں جتنی احادیث حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بارے میں ہیں ۔

المستدرک الحاکم 4572.

کبھی علیؑ کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا : أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي . اور کبھی فرمایا : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ . اور کبھی فرمایا : لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ. اور کبھی فرمایا : عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ . ...

اور نبی کریم ﷺ نے یہ دعا مانگی : رَحِمَ اللَّهُ عَلِيًّا اللَّهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ ۔

ترجمہ : اللہ تعالیٰ علی پر رحم فرمائے ، اے اللہ ! علی جدھر ہو حق کو ادھر کر دے ۔

مستدرک الحاکم 4629.

غور کرنے کی بات ہے آپ ﷺ نے یہ دعا نہیں مانگی کہ "اے اللہ علی کو حق کی طرف کردے" بلکہ دعا یہ مانگی کہ "اے اللہ ! علی جدھر ہو حق کو ادھر کر دے ۔ "

اللہ ﷻ سے دعا ہے کہ اللہ میرے آپ کے اور تمام مسلمانوں کی تمام جائز دعائیں قبول فرمائے ، اور ہمارے گناہوں کی مغفرت فرمائے اور ہمارے نیک کاموں کو قبول فرمائے اور حق پر قائم رہنے کی توفیق عطاء فرمائے آمین ۔

آپ سے یہ گزارش ہے کہ ایک دفعہ یہ پوری کتاب فرقہ وارانہ شوچ سے آزاد ہو کر پڑھے اور اس کو اور بھی لوگوں کو اس کے بارے میں بتائیں ۔ جزاک اللہ

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۞

(اے نبی ﷺ) پس نہیں آپ کے رب کی قسم ! یہ ہرگز مؤمن نہیں ہوسکتے جب تک کہ یہ آپ کو حکم نہ مانیں ان تمام معاملات میں جو ان کے مابین پیدا ہوجائیں پھر جو کچھ آپ فیصلہ کردیں اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور سر تسلیم خم کریں جیسے کہ سر تسلیم خم کرنے کا حق ہے

سورۃ النساء آیت 65.

وَ مَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

وَ اٰخِرُ دعوانا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



If you want more just join our WhatsApp group

أَعوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطانِ الرَّجيم

بِسْــــــمِ اِللهالرَّحْمَنِ اارَّحِيم

السَّلاَمُ عَلَيْكُمُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُه

اس کتاب میں اُن ۱۲ وجوہات کا ذکر ہیں جن کی وجہ سے آج مسلمانوں میں بہت اختلافات پائے جاتے ہے اس کتاب میں اُن ۱۲ مسائل کا حل قرآن اور سنت کی روشنی میں پورے

reference

کے ساتھ دیا گیا ہے -

1 فرقہ واریت کی اصل وجہ ہے قرآن کے ساتھ ظُلم کرنا.

2 اسلام میں فرقہ واریت کی بڑی وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ ہے تقلید.

3 فرقہ واریت کی ایک اور سب سے بڑی وجہ بزرگ پرستی ہیں جو تقلید سے بھی بدترین ہے.

4 فرقہ واریت کی اور ایک اصل وجہ مال و دولت .

5 فرقہ واریت کی اصل وجہ علماء سوء کا دھوکا قرآن اور صحیح حدیث کو لیکر.

6 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ مولا علی عَلَيْهِ السَّلَام سے دُشمنی اور محبت میں غلو کرنا.

7 فرقہ واریت کی ایک اصل وجہ ہے ایمان ابی طلب.

8 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کا واقعہ.

9 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ (باغِ) فَـــــــدَك کا مسئلہ.

10 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ نماز کو لیکر.

11 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ نکاح اور طلاق کو لیکر.

12 فرقہ واریت کی آخری اور سب سے بڑی اصل وجہ شرک اور بدعت.

اس کتاب کو ایک دفعہ ضرور دیکھیں ان شاء اللہ آپ کو قرآن و سنت سے صحیح معاملہ سمجھ آجائے گا ۔

download آپ اِس کتاب کو

کریں ، اور لوگوں سے بھی اِس کو

share

کریں ان شاء اللہ آپ بھی صدقہِ جاریہ کے مستحق ہوگئے ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :” جب انسان فوت ہو جائے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے (وہ منقطع نہیں ہوتے) : صدقہ جاریہ یا ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک بیٹا جو اس کے لیے دعا کرے ۔“ صحیح مسلم 4223 (1631) .

Download or read online link:

https://archive.org/embed/20230618_20230618_0635

Feedback on : SayyedShahidBinAbdulHameed@gmail.com